مولانا مصطفیٰ رحمن الصلاح

قبروں کو پختہ کرنے، ان پر قبّے بنانے کے متعلق قرآن و سنت کا حکم

سوال :۔ کیا قبروں کو اونچا کرنا اور ان پر قبّے بنانا ۔ جیسے لوگ مسجدوں پر اور قبروں پر گنبد وغیرہ بناتے ہیں جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ عہد صحابہ سے لے کر سلف اور خلف آج تک اس مسئلہ میں متفق رہے ہیں۔ کہ قبروں کو اونچا کرنا، ان پر گنبد اور روضے بنانا بدعت ہے۔ یہ ایسی بدعت ہے جس کے متعلق شریعت میں نہی مذکور ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت وعید آئی ہے۔ جیسا کہ اس کا ذکر آگے آرہا ہے۔ اس مسئلے میں مسلمانوں کا کوئی اختلاف نہیں، سوائے امام یحییٰ بن حمزہ کے چنانچہ ان کا ایک مقالہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ بزرگوں اور قابلِ احترام شخصیتوں کی قبروں پر گنبد اور روضے بنانا جائز ہے۔ اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

امام یحییٰ کا کوئی ہمنوا نہیں

لیکن کسی اور عالم نے ان کی تائید نہیں کی اور نہ ہی اس مسئلہ میں ان کا کوئی ہمنوا نظر آتا ہے۔ جو زیدی فقہ کی کتب میں اس کی اباحت کا فتویٰ مذکور ہے تو ان سب کا دارومدار امام یحییٰ کے قول پر ہے۔ اور ان کی اقتدا میں انھوں نے ایسے کیا ہے۔ چنانچہ ان کے ہمعصر علماء یا متقدمین علماء میں سے یا اہل بیت میں سے اور دیگر علماء میں سے کوئی اس کا قائل نہیں۔ صاحب البحار نے ایسے ہی ذکر کیا ہے۔ یہ زیدی فرقے کے متبحر علما میں سے شمار ہوتے ہیں اور ان کے باہمی اختلاف کے موقعہ پر فیصلہ کے لئے ان کے مذہب کے لوگوں کے مرجع ہیں اور باہمی نزاع کے تصفیہ کے لئے ان پر انحصار کرتے ہیں۔ بلکہ اکثر مجتہدین کے

کے اقوال اور فقہی مسائل کے اختلاف کے فیصلے کا انحصار ان پر ہے۔ وہ اپنے زمانہ میں مرجع الخلائق رہے ہیں۔ اور قائلین کے اقوال کے اثبات اور ردّ کا فیصلہ ان پر منحصر ہے۔ چنانچہ اس کتاب کے مصنف نے اس بات کو یعنی بزرگوں کی قبروں پر گنبد بنانا اور روضے بنانا کے جواز کو صرف امام یحییٰ کی طرف منسوب کیا ہے۔

چنانچہ اس کی عبارت حسب ذیل ہے۔

"بزرگوں اور بادشاہوں کی قبروں پر گنبد اور روضے بنانا جائز ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ مسلمان ایسا کرتے آئے ہیں۔ اور کسی نے اس کو برا محسوس نہیں کیا۔"

اس سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ اس کے جواز کے قائل صرف امام یحییٰ ہیں آپ نے اس کی دلیل بھی دیکھ لی ہے۔ جس سے اس نے استدلال پکڑا ہے اور اس پر اکتفا کیا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور دلیل پیش نہیں کر سکا۔

امام یحییٰ کا دیگر علماء سے اختلاف

جب آپ کو یہ علم ہو گیا تو یہ بات ثابت ہو گئی کہ دراصل اس مسئلہ میں امام یحییٰ کا باقی تمام علماء سے اختلاف ہے۔ وہ علماء صحابہ کرام، تابعین اہل بیت کے متقدمین اور متاخرین، مذاہب اربعہ کے ائمہ اور تمام مجتہدین شروع سے لے کر آج تک تمام امام یحییٰ کے خلاف ہیں۔ اس میں اس اعتراض کی گنجائش نہیں کہ بعض لوگوں نے اپنی مؤلفات میں اسے بیان کیا ہے۔ کیونکہ کسی کے صرف بیان کرنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اسے بیان کرنے والا پسند کرتا ہے اور یہی مذہب اختیار کرتا ہے اگر آپ کسی اہل علم کو دیکھیں کہ وہ امام یحییٰ کا ہمنوا ہے۔ اور اس کے قول کو ترجیح دیتا ہے۔ تو اگر وہ مجتہد ہو گا تو امام یحییٰ کی بات کا قائل ہو گا۔ اور اس کا استدلال بھی وہی ہو گا۔ جو امام یحییٰ کا استدلال ہو گا۔ اگر وہ غیر مجتہد ہو گا تو اس کی موافقت بے معنی ہے۔ اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ کیونکہ مقلدین کے لئے مجتہدین کے اقوال حجت ہوتے ہیں نہ کہ غیر مجتہدین کے جب آپ یہ جاننا چاہیں کہ آیا جو کچھ امام یحییٰ نے کہا ہے وہ حق و صداقت پر مبنی ہے یا جو دیگر علماء کہہ رہے ہیں وہ حق بات ہے تو اس اختلاف کا فیصلہ اس جج اور قاضی سے کرانا چاہیئے۔ جس کے متعلق اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے ایسا عادل اور منصف قاضی کون ہے؟ وہ اللہ کی کتاب قرآن کریم

اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

کتاب و سنت سے فیصلہ کرانے کا طریقہ

اگر آپ یہ سوال کریں کہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول کے پاس فیصلہ لے جانے کا کیا طریقہ ہے۔ تاکہ حق و باطل میں امتیاز ہو جائے اور راہِ راست پر چلنے والے اور راہِ راست سے بھٹکے ہوئے کے درمیان تمیز ہو سکے۔

سنت رسول کی پیروی کرو

تو میں عرض کرتا ہوں آپ کان کھول کر سن لیں اور پورے غور و خوض سے سمجھنے کی کوشش کریں اور اپنے ذہن میں اسے پوری طرح ذہن نشین کر لیں۔ میں آپ کے لئے مطلوبہ کیفیت کی وضاحت کرتا ہوں اور اس طرح بیان کرتا ہوں کہ آپ کے قلب پر شک و شبہ کا کوئی غبار باقی نہ رہے اور آپ کے ذہن اور فہم میں کسی طرح کا مغالطہ نہ رہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر ع ۱)

جو احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ارشاد فرمائیں ان پر سختی سے کاربند رہو اور جن امور سے منع فرمائیں ان سے اجتناب کرو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پیروی کو اپنے بندوں پر لازم قرار دیا ہے۔ اور اس پر کاربند رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور جس بات سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روکا اس سے باز رہنے اور ترک کرنے کا حکم ہے۔

نیز اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ع ۴)

(اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) آپ لوگوں کو) فرما دیں کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کے ساتھ محبت کا رشتہ جوڑنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو (اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) اللہ تعالےٰ تم کو اپنی محبت کے رشتہ میں منسلک کرے گا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ کی محبت کو جو اس کے بندے پر واجب ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے ساتھ مشروط اور معلق کیا گیا ہے۔ اور ان کی اتباع کو محبت کا صحیح معیار قرار دیا ہے۔ اس سے بندے کی اپنے مولا کریم کے ساتھ سچی محبت کا ثبوت ملتا ہے۔ اور ایسی محبت ہی قابلِ اعتبار ہے۔ نیز یہی سبب اور ذریعہ ہے کہ جس

کی وجہ سے بندہ اس امر کا مستحق ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ رب العزت خود اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء ع ۱۱)

جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو وہ (فی الحقیقت) اللہ تعالے کی اطاعت اور تابعداری کرتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اور تابعداری درحقیقت اللہ رب العزت کی اطاعت اور تابعداری ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (النساء ع ۹)

جو شخص اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام فرمایا۔ وہ لوگ انبیاء، شہداء صدیق اور نیکوکار بندے ہیں۔ یہ ساتھی بہت اچھے ہیں۔

تو جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے۔ اس کے لئے یہ سعادت واجب قرار دی ہے۔ یہ ایسے لوگوں کا ساتھی ہوگا۔ جن کے درجات بہت بلند ہوں گے اور جن کا مرتبہ اللہ تعالے کے ہاں بہت اونچا ہوگا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (النساء ع ۳)

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا تو وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ اس میں ہمیشہ کیلئے رہے گا۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کی (مقرر کردہ) حدود کو پھلانگتا ہے تو اللہ تعالے اسے جہنم کی آگ میں داخل کرے گا۔ وہ اس میں ہمیشہ (سزا پاتا) رہے گا اور اس کے لئے ذلیل و رسوا کرنے والا عذاب ہوگا۔

نیز اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے۔ اور تقویٰ اختیار کرتا ہے تو حقیقت میں کامیابی کا سہرا ان لوگوں کے سر پہ ہے (النور ع)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (المائدہ ع ۱۲)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار بن جاؤ

نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ حکم نازل فرمایا کہ آپ لوگوں کو ارشاد فرمائیں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ (الشعراء ع ۶)

تم اللہ سے ڈرو اور میرے تابعدار بن جاؤ۔

اس موضوع پر تیس سے زائد آیات قرآن کریم میں مذکور ہیں۔

جو ہم نے ذکر کیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر اور نواہی میں آپ کی اتباع اور پیروی کرنا ضروری ہے۔ نیز یہ پیروی اللہ کے حکم سے ہم پر واجب ہے اور اس معاملہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہوگی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ کا حکم تصور ہوگا۔

امام یحییٰ کی بات سراسر فریب اور دھوکا ہے

ہم عنقریب آپ کے لئے وضاحت سے بیان کریں گے کہ قبروں کو اونچا کرنے اور ان پر گنبد اور قبے بنانے کے متعلق کس قدر ممانعت کی حدیثیں مذکور ہیں اور ایسی قبروں کو دیگر قبروں کے برابر کرنے اور ان کے گنبد گرانے کے متعلق کتنی حدیثوں میں حکم ہوا ہے۔ اس سے پہلے ہم چند اور باتوں کا ذکر کرتے ہیں جو اس کے لئے بطور تمہید پیش کرتے ہیں۔ بعض ازاں ہم اس کا ذکر کریں گے جو ہمارا مدعا اور مقصود ہے۔ تاکہ جو شخص اس بحث کا مطالعہ کرے تو اسے معلوم ہو جائے کہ امام یحییٰ اور دیگر لوگوں نے جو قبروں پر گنبد اور روضے بنانے کی تائید میں لکھا ہے سراسر فریب اور دھوکہ ہے کیونکہ یہ اس کی تردید کرتا ہے۔ جبکہ اس نزاع کا فیصلہ اس قاضی اور جج کے پاس لے جایا جائے جس کو اللہ نے قاضی مقرر فرمایا ہے۔ وہ قاضی اور جج، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے۔ بس اسی میں ہی کفایت ہے اور یہی نسخہ مریض کی شفا کیلئے کافی ہے۔

اس کے تمام دلائل بیان کرنے کے بجائے چند ایک دلائل ہی کافی ہیں۔ جو شخص ان دلائل پر غور و فکر کرے گا تو اس کی آنکھیں کھل جائیں گی اور اسے معلوم ہو جائے گا کہ قبروں کو اونچا کرنے میں اور ان پر گنبد بنانے میں اِس اُمّت کے لئے کتنا بڑا فریب ہے، اور کتنا بڑا فتنہ ہے، جو شیطان نے ان کو دیا ہے۔ اس نے پہلی اُمتوں کو بھی ایسا ہی دھوکا دیا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔

بت پرستی اور قبر پرستی کا آغاز سب سے پہلے یہ بیماری قوم نوح میں آئی۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ۝ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا (نوح)

(کفار سے مایوس ہو کر) حضرت نوح علیہ السلام یوں دعا کرنے لگے۔ پروردگارا یہ (کافر لوگ) میری بات نہیں مانتے یہ ان (بتوں) کی پیروی کرنے پر اصرار کرتے ہیں جو ان کے مال و دولت اور اولاد میں افزائش کرنے سے قاصر ہیں۔ البتہ (ان کی نحوست سے) ان (کفار) کا ہی نقصان ہے۔ ان لوگوں نے (میرے ساتھ) بڑے بڑے داؤ کئے۔ اور آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تم اپنے معبودوں (بتوں کی پوجا) سے ہرگز باز نہ آنا۔ خاص کر ودّ، سواع، یعوق، یغوث اور نسر کی عبادت مت ترک کرنا۔

یہ حضرت آدمؑ کی اولاد میں سے نیک لوگ تھے۔ ان کی زندگی میں یہ لوگ ان کے پیروکار تھے۔ جب یہ فوت ہو گئے تو ان کے پیروکاروں نے اکھٹے ہو کر آپس میں مشورہ کیا کہ ہم ان کی تصویریں بنالیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے عبادت میں زیادہ شوق پیدا ہوگا۔ چنانچہ انھوں نے ان بزرگوں کی تصویریں اور مجسمے بنالئے جب یہ لوگ اس عالم آب و گل سے ملکِ عدم کی طرف سدھار گئے۔ اور ان کی اولادیں بڑی ہوئیں تو ابلیس نے ان سے کہا کہ وہ ان کی پوجا کرتے تھے اور ان سے بارش طلب کرتے تھے۔ اس کی بات سن کر ان کے پرستار بن گئے۔ آہستہ آہستہ تمام عرب ان کا پجاری بن گیا۔

چنانچہ صحیح بخاری میں امام بخاریؒ نے حضرت عبد اللہ بن عباس کی روایت سے

بیان کیا ہے کہ :

یہ حضرت نوحؑ کی قوم میں سے صالح اور نیک انسان تھے۔ جب یہ فوت ہو گئے تو ان کے پیروکاران کی قبروں پر مجاور بن کر بیٹھ گئے۔ پھر ان کی تصویریں اور مجسمے بنائے۔ پھر کافی زمانہ گزرنے کے بعد انھوں نے ان کی عبادت شروع کر دی۔

اس بات کی تصدیق صحیحین اور دیگر کتب حدیث کی اس روایت سے ہوتی ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مذکور ہے کہ :

قبروں پر مسجد بنانے کی ممانعت

ایک دفعہ حضرت امّ سلمہؓ کو ملک حبشہ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں پر ایک گرجا دیکھا جو تصویروں اور بتوں سے بھرا ہوا تھا۔ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس گرجے کا حال بیان کیا یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اُولٰئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِالرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ [1]

یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں سے کوئی نیک اور صالح انسان فوت ہو جاتا تو اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیتے۔ یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

ابن جریرؒ نے افرئیتھم الات والا لعزیٰ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ لات ایک شخص تھا جو حاجیوں کو ستو بھگو کر پلاتا تھا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو لوگ اس کی قبر پر مجاور بن کر بیٹھ گئے۔

صحیح مسلم میں حضرت جندب بن عبد اللہ بجلیؓ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے اپنی رحلت سے چند روز بیشتر فرمایا۔

الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیا ئھم مساجد فانی انھاکم عن ذالک [2]

غور سے سنو! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد کی حیثیت دیتے

---

[1] صحیح مسلم جلد ۱، ص ۲۰۱ ، [2] صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۶۹

تھے۔ خبردار! تم ایسا مت کرنا۔ میں تم کو ایسا کرنے سے منع کرتا ہوں۔

صحیحین میں حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ جب اللہ کے حکم سے ملک الموت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے اپنی چادر اپنے چہرہ انور سے ہٹائی۔ پھر آپ پر غشی طاری ہوگی۔ پھر جب آپؐ کو ہوش آیا تو آپؐ نے فرمایا:۔ لعن اللہ علی الیہود والنصاری فقد اتخذوا قبور انبیائھم مسٰجد[2]

یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ جو انھوں نے کیا اس سے اپنی امت کو ڈراتے تھے۔

صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اس کی مثل مروی ہے۔ نیز صحیحین میں حضرت ابوہریرہ کی روایت سے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قاتل اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مساجد[2]

اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کو ہلاک کرے۔ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مرض الموت کے موقع پر فرمایا:۔

لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مساجد ولولا ذالک لابرز قبرہ غیر انہ خشی ان یکون مسجدا[3]

یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدگاہ بنالیا۔ اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو سجدگاہ بنالیں گے تو آپؐ کی قبر مبارک باہر بنائی جاتی۔ مگر خدشہ تھا کہ اگر ایسے کیا گیا تو آپؐ کی قبر مبارک سجدہ گاہ بن جائے گی۔

امام احمدؒ نے اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے جیّد سند کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان من شرار الناس من تدرکھم الساعۃ وھم احیاء والذین یتخذون القبور مساجد[4]

---

[1] صحیح بخاری جلد دوم ص۶۳۹ [2] نیل الاوطار جلد۲ ص۹۷ بحوالہ صحیحین [3] صحیح بخاری مسلم، مشکوٰۃ جلد اول ص۶۹
[4] صحیح ابوحاتم و مسند احمد۔

سب سے بُرے وہ لوگ ہوں گے جن پر قیامت قائم ہوگی۔ اور وہ لوگ جو قبروں کو مسجدوں کی حیثیت دیتے ہیں۔

احمد اور اہل سنن نے زید بن ثابت کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لعن الله زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج [1]

قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر، قبروں پر مسجدیں بنانے والوں اور چراغ جلانے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

---

[1] نیل الاوطار جلد رابع ص ۹۷، بحوالہ صحیحین۔

خریدار حضرات متوجہ ہوں

● بہت سے احباب کی مدت خریداری اس شمارے کے بعد ختم ہو جانے کی بنا پر بطور اطلاع ان کے نام آنے والے پرچے پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگا دی گئی ہے۔ اپنا پرچہ چیک کر لیں اور نوٹ فرمائیں کہ اس اطلاع کے پندرہ دن کے اندر اندر آئندہ خریداری جاری رکھنے کی صورت میں سالانہ زر تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما دیں یا اگلے ماہ کا شمارہ بذریعہ وی پی پی وصول کرنے کے لیے تیار رہیں ——— اور (خدانخواستہ) آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیں کہ وی پی پی روانہ نہ کیا جائے۔

یاد رکھیے! وی۔پی۔پی واپس کرنا اخلاقی جرم ہے

● بعض اوقات تازہ پرچہ محفوظ رکھنے کی خاطر وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کر دیا جاتا ہے اور وی پی پی وصول ہونے کے فوراً بعد تازہ پرچہ عام ڈاک سے روانہ کر دیا جاتا ہے۔ لہذا اسے کسی بددیانتی پر محمول نہ کیا جائے۔ والسلام!

(منیجر)